REGISTERED L. No. 89

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی | ۱۲ نومبر ۱۹۰۹ء | جلد ۲۷

## خاص نور افشاں کے پڑھنیوالوں کیلئے

### اِنعام! اِنعام!!

جو نور افشاں کا خریدار ایک نئے خریدار کا نام معہ ایک سال کی قیمت واسطے ۱۹۱۰ء کے بھیجے اسکو ذیل کی ۵ کتابوں میں سے ایک کتاب بطور انعام کے ملیگی +

موازنہ مذہب - رومن اردو +

گنجینہ اسلام - رومن اردو +

سمپردائے - فارسی اردو +

ستھیارتھ پرکاش درپن - فارسی اردو +

یا ہماری فہرستوں میں سے رسالجات ۸ر قیمت تک محصول ڈاک معاف - شرط یہ ہو کہ قیمت اخبار دسمبر ۱۳ سے پیشتر ہم کو پہنچے +

ای - ایم - وہری ایڈیٹر نور افشاں لودیانہ

### سنڈے اسکول کے پرچے

دو قسم کے پرچے لودیانہ بک سٹور سے ملسکتے ہیں

۱ - سبق معہ تشریح -

جو ہر ہفتے کے لئے تیار کی جاتی ہے - قیمت ۲ر فی پرچہ فی سال کے واسطے ۸ کاپی فی سال ایک روپیہ محصول علاوہ - اگر ۸ کاپی سے کم ہو تو بھی ایک روپیہ میں جائیگا +

۲ - تصویردار پرچے -

۲۵ عدد فی سال قیمت ایک روپیہ

یہ تین مہینوں کی قسطوں میں وی - پی کیواسطے بھیجے جاوینگے - چاہئے کہ اس کے لئے درخواستیں پادری ای - ایم وہری صاحب ڈی - ڈی لودھیانہ بھیجی جائیں +

### سی - ایل - ایس کی کتابوں کے واسطے

پادری ای - ایم - وہری صاحب کو درخواست کی جاوے +

فہرست مفت بھیجی جاتی ہی -

ہم کتب فروشوں کے ساتھ بندوبست کرنا چاہتے ہیں +

جو صاحبان پانچ روپیہ یا زیادہ کی کتابیں منگوائیں تو اُن کو ۲۵ سے ۳۳⅓ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ کتب فروشوں کو دیا جاویگا +

یہہ کتابیں کرسچن سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں -

# مُفید کتابیں بڑے دِن کے مُطالعے کے واسطے

## خاندانی فرائض

یہہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۱۲
قیمت ۴ر معہ محصول ڈاک ۵ر ہر صاحب
خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے
تحفہ ہے۔ مجلد سنہری ۱۲ار +

## سمیرداے

اہل ہند کے مختلف ریت ورسوم کی
تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۳۰۰
قیمت ۲ر معہ محصول ڈاک ۷ر مجلد ۱۰ار

## مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کیلئے یہہ کتاب ایک سونے
کی کان ہے ڈاکٹر رابرٹس نے تمام مسیحیوں کو
اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو
رومن حروف ہیں قیمت اردو ۴ر اور ۸ر اور
۱۲ار محصول ار فی جلد زیادہ +

گنجینہ اسلام رومن اُردو فی
جلد ۸ر معہ محصول ۱۰ار
موازنہ مذاہب اُردو فی جلد
۸ر معہ محصول ۱۰ار
ستھیارتھ پرکاش درپن اُردو
فی جلد ۸ر معہ محصول ۱۰ار

## شبد و غزلیں

اردو حرُوف فی جلد ۹ پائی
ہندی حرُوف فی جلد ۶ پائی
گورمکھی حرُوف فی جلد ۶ پائی

## ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی
شادی کی بابت
ازالتہ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟
بائبل اور سائنس
اصلاح حفظان صحت
افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

## قصّہ جات دلکش

فوز العظیم باتصویر اردو حرُوف
قیمت ۲ر- مجلد ۶ر
رام پال سنگھ اُردو ۴ر رومن
حرُوف قیمت ... ... ۸ر
ہیرے کی سرگذشت قیمت ۲ر
اور ۶ر
عزت بے مثال قیمت ۵ر اور ۸ر
دولت لازوال قیمت ۵ر اور ۸ر
حالات جاپان باتصویر ... ۸ر
چندر لیلا اُردو ۲ر اور ۲ر گورمکھی ۲ر

یہہ کتابیں کرسچن سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں

# نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۹ء


## مسیحی خاندان

### نمبر ۱

مسیحیت کا اثر نہ صرف فرداً فرداً ہر شخص پر ہی موقوف ہوتا ہے۔ پر چونکہ ہر ایک شخص کا تعلق اپنے خاندان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے مسیحیت کا اثر جبکہ ایک شخص اپنے اندر محسوس کرتا ہے اس کو اپنے دوستوں اور عزیزوں کا خیال ضرور آتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ وہ بھی روحانی برکتوں سے فیضیاب ہو جاویں۔ اور وہ ان کو بھی اپنے ایمان کی حقیقت سناتا ہے۔ جس کو سنکر اُس کی بیوی بچے اور دوسرے متعلقین ان نئی باتوں کو سننے لگتے ہیں اگر وہ اُس کیساتھ متفق ہو گئے تو گویا وہ ایک مسیحی خاندان ہو گیا اور اگر وہ اُس کے مخالف بنے رہے تو اُس شخص کو مجبوراً ایسے خاندان کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ اُن کو ترک کرنا بھی نہ چاہے پر وہ اُس کے دشمن بنجاتے اور اُس کو اپنے خاندان سے نکال دیتے ہیں اور ایسا ہی اکثر دیکھا گیا ہے۔ لیکن پھر ایسے شخص کے لئے جو سچا مسیحی ہو گیا ہے کوئی نہ کوئی مسیحی خاندان حاصل ہونے کی صورت نکل آتی ہے۔ اس کی شادی کسی عیسائی عورت سے ہو جاتی اور اس کے اولاد پیدا ہو جاتی اور تب ایک مسیحی خاندان بنجاتا ہے اور خداوند کی وہ بات پوری ہوتی ہے کہ "پہلے تم خدا کی بادشاہت کو ڈھونڈو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو ملیں گی"۔

سب سے پہلا خاندان جو غیر اقوام میں سے نکلا ابراہام تھا وہ پرانی کلیسیا کا ممبر تھا پر لکھا ہے کہ وہ خدا کے حکم سے اپنے ملک و گھر کو چھوڑ کر ایک غیر ملک میں رہنے کے لئے چلا گیا۔ جہاں کے لوگ خدا پرست نہ تھے پر وہ خدا پرست تھا اور اس نے اس ملک میں خیموں میں رہکر زندگی بسر کرنی شروع کی اور اپنے خاندان کی عبادت کے لئے ایک مذبح بنایا۔

ابراہام کی زندگی میں یہ کیسا ایک قابل غور فعل ہے کہ وہ اگرچہ اپنے ملک سے دور اپنے خویش و اقارب سے مہجور مگر بڑے شوق سے فوراً پردیس میں تنہا ہو کر بھی اپنے خدا کی عبادت کے لئے مذبح بناتا ہے اور خدا کی پرستش کرتا ہے نہ صرف اکیلا بلکہ خاندانی مذبح بناتا ہے کہ خاندان ملکر خدا کی پرستش کرے۔ اس خدا پرست خاندان کا نمونہ قابل تقلید ہے کاشکہ ہر ایک مسیحی خاندانی عبادت کیلئے اپنے گھر میں جگہ مخصوص کرے اور عبادت کا خاص وقت مقرر کرکے روزمرہ عبادت الٰہی بجالاوے اگرچہ اکثر گھروں میں عبادت باقاعدہ ہوتی ہے بعض اس نعمت سے خالی پائے جاتے ہیں اور اسلئے آسمانی اور روحانی برکتوں سے بہت درجہ کم بے بہرہ رہتے ہیں انکی زندگیاں کامیاب نظر نہیں آتیں کیونکہ وہ خدا کی برکتوں کو مانگکر نہیں لیتے اور بھوکے اور پیاسے اور تنگ رہتے ہیں بلکے برعکس خاندانی دعا کرنیوالا ایماندار فروتنی اور تازہ برکتیں پاتا اور خدا کی راہ میں ان کو صرف کرتا اور اُس کی زندگی الٰہی خوبیوں سے نشوونما پاکر خوشنما نظر آتی ہے اور راقم زبور کی مثال کی طرح جو پہلے زبور میں لکھی ہوئی ہے وہ بڑا آور درخت کی مانند ہے جو نہر کے کنارے لگا ہوا ہے۔ جو وقت پر میوہ لاتا ہے۔ اور جس کے پتے کبھی نہیں مرجھاتے بلکہ ہمیشہ پھلتا پھولتا رہتا ہے۔

خاندانی عبادت مسیحی خاندان کے لئے ایسی ضروری ہے جیسا کہ ہمارے سانس لینے کے لئے ہوا ضروری ہے کیونکہ مسیحی خاندان کی روحانی زندگی اس کے بغیر نہ شروع ہو سکتی ہے۔ اور نہ قائم رہ سکتی ہے۔

---

## ایک سوال کا جواب

ایک شخص ضلع دردہا سی پی سے ایک سوال ایڈیٹر نور افشاں سے پوچھتے ہیں جس کا مختصر جواب دیا جاتا ہے۔ گو معلوم ہوتا ہے کہ سائل پہلے سے پختہ فیصلہ کئے بیٹھے ہیں کہ قیامت تک اُن کے سوال کا کوئی جواب دے نہیں سکتا۔ جب ایک شخص کے دل میں ایسا خیال سمایا ہوا ہے تب تو چاہے کیسا ہی جواب کیوں نہ دیا جاوے وہ اس پر غور نہ کریگا۔ اور حق کو پہونچنے کی کوشش نہ کریگا پھر بھی ہم اس سوال کا جواب بطور اختصار دیتے ہیں۔

**سوال۔** دنیا کے ۶ ہزار برس سے بننے کا کیا ثبوت ہے؟

**جواب۔** اوّل تو یہ ہے کہ کسی عیسائی کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ دنیا ۶ ہزار برس سے بنی ہے۔ اس سوال کی بنیاد شاید بائبل کا حاشیہ ہے جس سے لوگ ایسا سمجھتے ہیں پر اگر بائبل کو غور سے پڑھو تو وہ صاف بتا رہی ہے کہ دنیا کی پیدائش کا زمانہ بہت پرانا ہے۔ شاید لاکھوں کروڑوں برس کا ہے پہلا فقرہ صاف ہے کہ "ابتدا میں خدا نے زمین اور آسمان بنائے"۔ اس ابتدائے زمانہ کو کون بتا سکتا ہے؟ اور کہاں لکھا ہے یا کس کا دعوےٰ ہے کہ اس کو ۶ ہزار برس گزرے؟

دوئم۔ پر انسان کی پیدائش کا زمانہ جو بعض کے خیال ۶ ہزار برس کا زمانہ ہے اور بعض کے خیال میں ۱۲ ہزار برس کا زمانہ ہے پر اس سے زیادہ نہیں یہ حساب کے رو سے نکالا جاتا ہے۔ پر اس میں اختلاف رائے ہے۔ ٹھیک حساب بتانا مشکل ہے۔

سوئم۔ نہ تو ہم اٹکل سے ۱۲ ہزار برس کے زمانے کی تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہم بے تعداد و شمار کے سنہ سنوں کو لگا کر بے حساب زمانہ مقرر کرتے ہیں پر اُس کی تائید ضرور کرتے ہیں جو بیان بائبل میں اس کے متعلق پایا جاتا ہے اگرچہ ہم اس کا ٹھیک زمانہ بتا نہیں سکتے۔

ایڈیٹر۔

ہمارے پاس سیکرٹری آریہ سماج وچھووالی لاہور نے "تحقیق حق کی دعوت" کے عنوان سے ایک اشتہار آیا ہے جس میں خبر دی گئی ہے کہ اُن کے تیسویں سالانہ جلسے کے متعلق ۲۹۔۳۰۔۳۱ دسمبر ۱۹۰۹ء کو تمام مذاہب کے علماء کو ان تین دنوں میں مکتی یا نجات کے ضروری مضمون پر لیکچر دینے کی اجازت عام ہوگی جو جس مذہب کا عالم حاضر ہو کر اپنا لیکچر دینا چاہے وہ حاضر ہو کر اس موقع کو زینت بخشے۔ ہمارے خیال میں مضمون بہت اچھا رکھا گیا ہے اور ضرور چاہیے کہ ہر ایک مذہب کے عالم اس خاص سچائی کو جس پر انسان کی روح کی حیات منحصر ہے جان لیں اور محقق بنکر فیصلہ بجانب حق کریں۔

---

"مشنری ریویو آف دی ورلڈ" میں جو ولایت کا ایک مشہور اخبار ہے ہم اس خبر کو پڑھکر بہت خوش ہوئے ہیں کہ مشن کا کام اس ملک میں بہت ترقی پر ہے یہاں تک کہ ملک افریقہ میں عوام الناس میں سے نہ صرف مسیحی ہو گئے ہیں بلکہ اعلےٰ لوگوں حتی کہ اس ملک کے بادشاہوں تک لوگ مسیحی ہو گئے ہیں۔ اخبار مذکور نے چار مسیحی بادشاہوں اور اُن کے وزیروں کی تصویریں بھی شائع کی ہیں جن کے نام ذیل میں ہیں۔

(۱) اینڈیریا ردحاگا۔ بنیورو کا بادشاہ۔

(۲) ڈینڈی چوا۔ یوگنڈا کا بادشاہ۔

(۳) سلیمانی اینڈوڈی کھایا۔ انکول کا بادشاہ۔

(۴) اور ڈونڈی کیسگا ٹورو کا بادشاہ

ہم اپنے ہمعصر ایڈیٹر اخبار وطن کو خاصکر مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ اگر اب اتنے برسوں کے بعد جب یہ نتیجہ نکلا ہے تو کیا یہ تسلی بخش نہیں ہے؟۔ اور کیا ملک افریقہ میں عیسائی مذہب کے اثر سے فائیدہ نہیں ہوا؟۔

---

## تمہارے سبب سے غیر قوموں میں خدا کے نام کی تکفیر کی جاتی ہے (رومیوں ۲ : ۲۴)

مندرجہ بالا آیت کا کلام گرچہ بہت مدت گزری کہ اہل روم سے کہا گیا تھا مگر آج یہ کلام ہماری مسیحیوں پر صاف دلالت کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے مسیحیو ہندوستان کے مسیحیو تمہارے سبب سے غیر قوموں میں خدا کے نام کی تکفیر کیجاتی ہے۔ جو لوگ اخبارات کو پڑھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے جنوبی ہند میں مسیحیوں میں ذات کا سوال کلیسیا میں دُکھ دے رہا ہے۔ حالانکہ خدا کا کلام ایسی کوئی تمیز کا ایک فقرہ بھی پیش نہیں کرتا بلکہ مسیحی گلہ ایک اور گڈریا ایک کہا جاتا ہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ بیناگلور جھگڑا امیرن مسیحیوں اور پولایا مسیحیوں میں شروع ہوا اور بڑھتے بڑھتے اب اس کا چرچا اخباری دنیا میں دور تک پہونچا جس کے سبب سے کئی مسلمان اور آریہ اخبارات کو بھی موقعہ ملا کہ وہ صاف طور سے لکھیں کہ ذات کے جھگڑے سے مسیحی بھی خالی نہیں ہیں۔ ہم ایسے اخبارات کو کیا جواب دیں سوا اسکے کہ وہ اسکے لئے ہم کو خدا کے کلام سے قائل کریں اور وہ مسیحیوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھانیکی بیفائدہ کوشش نہ کریں۔

---

اینوئیل مشن میٹنگ کی وجہ سے لودیانہ کلیسیا میں بڑی رونق ہو رہی ہے۔ پنجاب مشن کے تمام پادری صاحبان اور مس صاحبان تشریف فرما ہیں اور کارروائی سالانہ جلسہ کی ہو رہی ہے گذشتہ اتوار کو ہندوستانی اور انگریزی عبادتوں میں خاصی رونق تھی اور خصوصاً انگریزی شام کی عبادت جس میں عشائے ربانی کی رسم بھی عمل میں لائی گئی بڑی پُر رونق تھی۔ اور جناب پادری ویلٹی صاحب نے دعا کے بارے میں ایک بڑا عالمانہ اور پُرتاثیر وعظ سنایا جس سے سامعین کو بڑا فائیدہ ہوا۔

ابھی تک کسی صاحب کا تبدیلی وغیرہ کا حال معلوم نہیں ہوا اُمید ہے کہ اس ہفتہ مشن میٹنگ کی کارروائی ختم ہو جائیگی

---

## ریویو

### دُعا کے ذریعہ بیماروں کے اچھے ہونیکی پہلی کتاب

اس نام کی کتاب مسٹر وارث الدین صاحب ساکن کلارک آباد نے تصنیف کی ہے۔ اس میں صاحب موصوف نے اپنے ایمان اور روحانی طاقت حاصل کرنے اور بیماروں کو چنگا کرنے کی طاقت اقبال الٰہی سے حاصل ہونے کا مختصر حال بیان فرمایا ہے اور اُن کا گویا اب دعویٰ ہے کہ اُنہیں یہ طاقت موجود ہے۔ جس کا مشاہدہ بہت سے بیماروں پر کیا گیا ہے۔ جن کی فہرست بھی صاحب موصوف نے دے رکھی ہے۔ پہلی کتاب میں اس کام کے شروع کرنیکا ذکر ہے جو اس ملک میں کیا گیا۔ اور اس کے بعد وہ ولایت کے مختلف ممالک میں گئے۔ اور مختلف مقامات پر جاکر دعا کے ذریعہ بیماروں کو چنگا کرتے ہوئے جن کی شہادتیں تحریری اُن کے پاس موجود ہیں جو دوسری کتاب میں ہیں اب یہ ہر دو کتابیں ہماری میز پر موجود ہیں۔ اور ہم نے انکو پڑھا ہے۔ اگرچہ ہم بہت سی باتوں میں مسٹر وارث الدین کے ساتھ متفق نہیں ہیں۔ مگر تاہم ہم اس کی مخالفت میں کچھ نہیں کہتے۔ اگر ان کو درحقیقت یہ طاقت ملی ہے اور وہ اس کو خداوند کے جلال کے لئے استعمال کر رہے ہیں تو کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے مگر اگر اس سے کوئی اور غرض متصور ہے تو یہ سب کچھ فضول اور رائیگاں ٹھہریگا۔ ان کی ہر دو کتابوں کی قیمت ایک آنہ ۶ پائی اور دو آنہ ۶ پائی ہے۔ جو مصنف سے مل سکتی ہیں۔

---

گذشتہ شکروار کو مدراس میں ایک نبی تبنی اپنی معصوم کنیا کو بیچتے ہوئے پکڑے گئے اپنی لڑکی کو اُنہوں نے صرف چار روپے پر بیچ دیا تھا۔



# ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

**قولہ** - وہ عمداً اُن آیات کے ذکر کو چھوڑتا ہے - جو کافروں کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت کے وجوہ کھلے طور سے بیان کرتی ہیں -

**اقول** - ایڈیٹر صاحب یہ معاملہ نہیں ہے - بلکہ بات صاف یہ ہے کہ جب ہم اُن آیات کا بیان پیش کرتے ہیں کہ جن میں کافروں کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت ہے - تب تو آپ منسوخی کی آیات پیش کرتے ہو اور جب ہم اُن آیات کو نکال کر دکھلاتے ہیں جن میں دین کے لئے کھلے جنگ کی اجازت ہے تو آپ اُنکو اجازت کا لفظ لگا کر بلکا کر دیتے ہو حالانکہ صرف بات ایک ہی تھی ہے اور اعتراض برابر بنا رہتا ہے - ہم یہ تو بحث ہی نہیں کرتے کہ جائز اور ناجائز کیونکہ ہے ہمارا اصلی مطلب تو صرف جنگ کے ہونے سے ہے پر فوراً انکار کر کے پھر یہ دعوے کر دینا کہ اسلام شمشیر سے نہیں پھیلا گویا حقیقت کو چھپانا ہے -

**قولہ** - اور صرف چند آیات کا ذکر کرتا ہے جن میں جنگ و جدال کے لئے مسلمانوں کو تحریض دی گئی ہے اور پڑھنے والوں کو یہ سمجھاتا ہے کہ گویا مسلمانوں کو یہ حکم تھا کہ وہ کافروں سے لڑیں یا ان کو تہ تیغ کریں - یا وہ اسلام قبول کر لیں -

**اقول** - ہاں ایڈیٹر صاحب تمام معاملہ تو آپ نے خود صاف کر دیا یہی تو بات ہے اس کا ہی تو کوئی جواب مسلمانوں کے پاس کچھ نہیں ہے - آپ خود تسلیم کرتے ہو کہ چند ایسی آیات موجود ہیں - نہیں صاحب بہت آیات ہیں اگر چاہو تو درجنوں پیش کی جا سکتی ہیں - تو پھر عیسائیوں پر کیا الزام!

**قولہ** جب آنحضرت صلے اللہ وسلم نے نبوت کا دعوے کیا تو جو لوگ سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے وہ ایسے اشخاص تھے جو آپ کے حالات سے نہایت ہی گہری واقفیت رکھتے تھے - آپ کی بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ - آپ کی لڑکیاں - آپ کا چچازاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے محرم راز دوست حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آپ کے آزاد کردہ غلام زید رضی اللہ عنہ یہ وہ لوگ تھے جو سب سے پہلے ایمان لائے -

**اقول** - یہ کوئی بڑی خوبی کی بات نہیں تھی - گھر کے لوگ تمام باتوں میں شریک ہو جاتے ہیں - تمام گھر کے لوگوں کی اقبالمندی اسی میں ہے کہ گھر کا گھر متفق الرائے ہو کر جس کام میں حصہ لے وہ پورا ہو جاوے - اس میں تو کوئی بڑی بات نہیں جس گھر میں اتفاق ہو وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے یہی وجہ کامیابی دنیاوی کا سبب ہوا اس میں کسی صداقت کا ثبوت تو نہیں ملتا بات تو تب تھی جب دیگر مخالف سچائی کے قایل ہو کر اس کو قبول کر لیتے اور جنگ کرنے کی نوبت نہ آتی - جنگ کا کیا جانا ہی قرآن کی تعلیم کا صاف منشا ظاہر کرتا ہے جس سے کہ انکار کیا جاتا ہے

**قولہ** - یہ بزرگ ورقہ بن نوفل تھے جو یہود اور نصاریٰ کی کتابوں سے اچھی واقفیت رکھتے تھے اور ان پیشینگوئیوں کا بھی علم تھا جو ایک آنے والے نبی کے متعلق تھیں - ورقہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو نبوت کے واسطے کے لئے انتخاب کیا ہے آپ کے پاس ناموس الاکبر آیا ہے - قوم آپ کی تکذیب کرے گی اور آپ کو تکلیف دے گی اور آپ کیساتھ جنگ کریگی جب کبھی آپ جسمانی دنیا میں آیا تو ہمیشہ قوم نے اُس کی مخالفت کی - کاشکہ میں بھی اس وقت تک زندہ رہوں اور آپ کے لئے لڑوں -

**اقول** - حضرت کے گھر کے رشتہ دار دوست عزیز ایسی گواہیاں نہ دیتے تو اور کون دیتا - قوم قریش تو سب مخالف تھے - ورقہ نوفل بھی کوئی نبی تھا جس نے ایسی پیشین گوئی کی ؟ دیکھئے اسلام کو قبول کرتے ہی اُس کو لڑائی کا جوش کس قدر پیدا تھا - اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی ابتدائی تعلیم ہی جنگ و جہاد سے ہے - تو پھر تعجب آتا ہے کہ اس سے انکار کے کیا معنے ہیں - اس میں بھی ہم کو تعجب آتا ہے کہ ورقہ نوفل نے وہ مقامات نہ بتلائے کہ جہاں یہود اور نصاریٰ کی کتابوں میں محمد صاحب کی پیشین گوئی منبع تھی پھر تو آپ ہی دیکھ لیتے کہ اُن کا کہنا سچ تھا کہ نہیں -

**قولہ** - اوّل اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ تر اپنے اقارب اور آشناؤں میں دعوت شروع کی چونکہ ابتدا ہی سے سخت مخالفت شروع ہو گئی تھی آپ کھلے طور پر نماز ادا نہیں کر سکتے تھے -

**اقول** - دشمن تو سارے ہی تھے - تب ہی تو دینی جنگ کی ضرورت دکھلائی دی اگر مان جاتے تو پھر جنگ کیوں ہوتا؟ ہم تو کہتے ہیں کہ دین کو زبردستی منوانے کے لئے جنگ کی ضرورت ہوئی اور بس جب تلوار پکڑی تو قریش قوم کے ہوش ٹھکانے ہو گئے اور رسالت کے فوراً قایل ہو گئے -

**قولہ** - کفار کی طرف سے ایذا رسانی ابتدا ہی سے شروع ہو گئی تھی - چنانچہ اوّل اوّل مسلمان کھلے طور پر نماز بھی ادا نہیں کر سکتے تھے اور کفار کے خوف کی وجہ سے پہاڑوں کی کندروں اور وادیوں میں جا کر نماز ادا کرتے تھے

باقی آئندہ

---

جو نالش اخبار ڈیلی ایکسپریس لنڈن پر لالہ لاجپت رائے نے کی تھی اُس کے متعلق رویٹر کا نامہ نگار تار دیتا ہے کہ فیصلہ مدعی کے حق میں بعدہ پچاس پونڈ ہرجانے کا ہوا -

---

# مراسلات

## بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل ٹھاکرداس

### بجواب رسالہ "یسوع ناصری"

اس کے ساتھ یہ بھی خوب یاد رہے کہ باوجود ایسے اندرونی خطرات اور بیرونی رکاوٹوں اور تکلیفوں کے مسیحی ایمان نہایت مضبوط اور محفوظ حالت میں ہم تک سلامت پہونچا ہے اور ہم بھی ایسی ہی حالت میں اُسکو آئندہ پشت کے سپرد کرتے ہیں۔ چنانچہ معلوم ہووے کہ بدعتیوں کی یہ کارروائی دیکھکر کلیسیا خاموش ہی نہ تھی لیکن اس کے عالموں نے طرح بہ طرح اُن کے خیالوں کی تردید کی تھی اور کلیسیا کو ان سے خبردار کیا تھا جن میں سے کئی ایک رسولی آباؤں کی تحریروں سے وزیر چند صاحب نے بھی اقتباس کیا ہے۔ یہ جتانے کے لئے کہ ناستک لوگ اُن کے دنوں میں تھے (ص ۱۱ و ۱۲) حالانکہ ان بزرگوں کی غرض یہ تھی کہ اُن بدعتیوں کی باتوں سے کلیسیا کے لوگوں کو چوکس کریں اور محفوظ رکھیں* مثلاً ہرمیس۔ اگنے شس۔ پالیکارپ۔ جسٹن شہید اور کلیمنٹ۔ ان کے علاوہ اور عالموں نے اُن بدعتیوں کے خیالات کی تردید میں کتابیں لکھی تھیں جواب تک موجود ہیں۔ مگر اُن بدعتیوں کی تحریریں مفقود ہوگئی تھیں۔ اور اُن کے خیالات کا صرف اُن مسیحی مصنفوں کی کتابوں ہی سے پتا ملتا ہے۔ مثلاً ہپالیٹس نے کل بدعتیوں کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔ ٹرٹلین نے مارسی اُن کی تردید میں لکھا اور اُرِجن نے سلیس کے برخلاف۔ اگسٹس نے بدعتیوں برخلاف کئی کتابیں لکھی تھیں خاصکر دوناٹسٹ اور پلیجی اَن اور منی کی انس کی تردید میں اور جسٹن شہید نے یہودیوں اور غیر قوموں کے جواب میں ڈایالاگ اور اپالوجی لکھی تھیں۔ یہ سب اور کئی اور تصنیفات اس قسم کی اب تک موجود ہیں۔ تمام یقین اپنی تسلی کیلئے کرسچین لائبریری کا مطالعہ کریں جس کی ۲۴ جلدوں میں یہ سب کتابیں بھی پائی جاتی ہیں۔

ان کتابوں کی بابت جن سے وزیر چند صاحب نے بدعتیوں کی موجودگی ثابت کرنے کے لئے اقتباس کئے ہیں آپ کچھ انسی ہمدردی بھی دکھلاتے ہیں کہ وہ اب نامعتبر سمجھی جاتی ہیں۔ مگر ویسی ہی مستند مانی جاتی تھیں جیسی کہ دیگر الہامی کتابیں اور جو کہ خاص غرض سے منسوخ کی گئی تھیں (ص ۱۲)۔ آپ کی یہ بات سراسر غلط ہے کہ اُن رسولی آباؤں کی کتابیں الہامی کتابوں کی مانند مستند مانی جاتی تھیں۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو وہ کتابیں کتب اناجیل و نامجات رسولوں کے برابر اب تک مستند مانی جاتیں۔ ان کی بابت یہ شک ہوا کہ وہ ان بزرگوں کی تصنیف نہیں ہیں۔ جن کی طرف منسوب ہیں۔ اور بعض کی بابت تسلی ہے۔ تاہم مسیحی لوگ اُن کی قدر کرتے ہیں اور اُن کو اس قدیم زمانہ کی کلیسیا کے حالات اندرونی کی بابت مفید یادگاریاں جانتے ہیں خواہ کسی نے لکھی ہوں کوئی اور خاص غرض ان کو منسوخ کرنے کی نہیں تھی۔ اور انجیلی کتابوں سے تو وہ ہمیشہ الگ رکھی گئی ہیں۔ انکو منسوخ کہنا بے فایدہ بات ہے۔

اس موقعہ پر وزیر چند صاحب نے قرآن کے بیان کو بھی صحیح قرار دیا ہے کہ ماقتلوہُ وما صلبوہُ ولکن شبہ لہم۔ مسلمانوں کو خوش کرنے کا شاید یہ کوئی طریق ہو تو ہو مگر صادق طریقہ نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کے قول کی سچائی کا مدار اُن ناستک لوگوں کے خیال کی سچائی پر ہے اور ثابت ہے کہ وہ خیالات اُن کے اپنے دماغ کے اُپجائے ہوئے تھے جن کی رو سے آپ نے قرآن کے بیان کو صحیح کیا ہے۔

اس انجمن کے متعلق میں یہ بھی دکھلانا چاہتا ہوں کہ مخالف رائے رکھنے والے یا بدعتی ہر مذہب میں ہوئے ہیں چنانچہ ہندو اور محمدی مذاہب اُن سے خالی نہیں ہیں۔ اور اگر وزیر چند صاحب کی منطق پر چلیں تو یہ ماننا پڑیگا کہ وید مدت سے بالکل ردی اور منسوخ ہو چکے تھے اور اب پر اُن پیروی کے لائق ہیں۔ کیونکہ ہندو بدعتیوں کے خیالات کا اثر پرانی کتابوں پر ایسے موثر طور سے پڑتا رہا ہے کہ نئی مذہبی کتابیں بنتی گئیں اور ان سے پہلی کتابوں اور اُن کے الہیوں اور اوتاروں کی پیروی بند ہوتی گئی۔ بدعتیوں کے ہونے سے ایسی خرابی اور تباہی نہ تو مسیحیت میں ہونے پائی اور نہ اسلام میں۔ چنانچہ

اوّل ویدوں اور پھر منو کے زمانہ میں ایسے براہمن راشنلسٹ ہوئے تھے جو اندر دیوی کی ہستی سے انکار کرتے اور سروتی اور سمرتی کی تحقیر کرتے تھے۔ رگوید منڈل دوسرا سوکت ۱۲۔ آیت ۵ جس خوفناک کی بابت وے پوچھتے ہیں کہ وہ کہاں ہے؟ یا وہ اُس کی بابت سچ مچ کہتے ہیں کہ وہ ہے نہیں"۔

"اُس پر ایمان رکھو کیونکہ وہ اے لوگو اندر ہے"۔

پھر منو شاستر ادھیائے دوسرا۔ آیت ۱۱۔ "جو شخص وید کے احکام کو بذریعہ علم منطق غلط سمجھکر وید و شاستر کی توہین کرتا ہے وہ ناستک یعنے کافر ہے اس کو سادہ لوگ اپنی منڈلی سے باہر کر دیں"۔

دوم۔ اُپنشدوں کے بعد جو چھ درشن فلاسفروں نے اپنے خیال کے مطابق چلائے اُن میں سے ایک

---

* ان بزرگوں کی یہی تحریریں ثابت کرتی ہیں کہ بدعتیوں کے خیالات مسیحی تعلیم سے کسی احتیاط اور کیسی صفائی کے ساتھ جُدا رکھے جاتے تھے۔

ما تگمسیاست ہے۔ جس کا بانی کپل تھا۔ اس کی رو سے اس عالم کی کیفیت یہ ہے کہ دو ازلی ہیں۔ پرکرتی اور پرش اور یہ دوئیت فلاسفی کہلاتی ہے۔ دوسرا درشن ویدانت ہے جس کا بانی ویاس بتلایا جاتا ہے اس میں ایک ہی آتما یا برہما کل ہستی ہے۔ دو ازلی نہیں ہیں۔ اس کا اصل عقیدہ چھندوگیا اپنشد میں پایا جاتا ہے۔ ایکم ایوادوتیم۔ یعنے فقط ایک بلا کسی دوسرے کے۔ (چھندوگیا اپنشد۔ پرپاٹھکا ہکھانڈ ۲ (Sacred Books of the East Vol. I.) اس عقیدہ کا ایک اور جزو یہ ہے جو منڈوکا اپنشد میں پایا جاتا ہے کہ جس طرح مکڑی اپنا جالا اُگلتی اور پھر نگلتی ہے۔ جس طرح نباتات زمین میں سے اُگتے ہیں جس طرح جیتے آدمی پر بال اُگتے ہیں۔ اُسی طرح یہ عالم اس بے زوال ایک میں سے نکلا ہے۔ پُرانے اُپنشدوں کے مصنف ہنوز متھیا اور مایا والے خیال سے بری تھے کیونکہ مایا کا خیال بدھ سے جاری ہوا تھا اور اس کے بعد ہند فلاسفروں نے بھی اختیار کر لیا جیسا ڈاکٹر کے۔ ایم۔ بنرجی صاحب مرحوم نے اپنی کتاب ڈایالوگس (Dialogues on Hindu Philosophy) میں واضح کیا ہے۔

جو علم آلہی بادیوں اور قربانیاں وغیرہ چاروید وں کے مُصنفوں نے بیان کی تھیں چھندوگیا اپنشد کا مصنف اُن کی بابت لکھتا ہے کہ وہ شل اور علوم کے محض نام ہیں۔ اُن کے جاننے سے اصل مطلب حاصل نہیں ہوتا پڑوہ جو نام پر برہمن کرکے دھیان کرتا ہے وہ خداوند اور مالک ہو جاتا ہے جہاں تک یہ نام پہونچتا ہے پھر نام سے زبان کو بہتر کہا ہے۔ اور زبان سے مَن کو اور مَن سے مرضی کو اسی طرح اور کئی انسانی قوموں کا نام لیتے لیتے آخر سب بات یہ آٹھہرا کہ سب سے اتم یا تجید وبھومن یعنی خوشی ہے۔ اور تجید کی تعریف یہ کی ہے کہ تجید درحقیقت نیچے اوپر پیچھے آگے دائیں بائیں حقیقت وہی یہ سب کچھ ہے۔ باقی آئندہ

## ویدک شائستگی

۹: ۱۰۸: ۱۲ اے سوم تیری طرح چمک دار اور کچھ نہیں ہے تو جب ٹپکتا ہے تو دیو نسل کے سب کو امرتتوا (غیر فانیت) دینے کے لئے بلاتا ہے۔ اس رچہ کے مطابق سوم دیوتاؤں کو امر بناتا ہے۔ پرانوں میں سوم کو امرت کہا جس کے پینے سے اُن کے خیال کے مطابق دیوتا امر ہو گئے۔

رگوید ۱۰: ۱۹: ۱۱ کے مطابق آسمان کی پوشیدہ جگہ پر سے سوم نکال لیا گیا۔ رگوید کے خیال کے مطابق آسمان پانی والا ہے کہیں کہیں آسمان کو سمندر بھی کہا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ پورانک کہانیوں کے سمندر کے متھن سے امرت کے نکالنے کا قصہ اسی ویدک خیال پر مبنی ہے۔

ویدک باز کے آسمان پر سے سوم لانے کے قصے سے گروڑ چڑیا کے آسمان پر سے امرت لانے کا قصہ بھی ایجاد کیا گیا جس کا مفصّل بیان مہابھارت میں مرقوم ہے ان قصّوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوم رس ایک نہایت لذیذ شے سمجھا جاتا تھا۔ انسان اس کو پی کے محظوظ ہوتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ آسمان پر دیوتا بھی اس کے پینے کے نہایت مشتاق ہونگے۔ سوگیوں میں بکثرت سوم رس ڈھالتے تھے۔

رگوید میں اور دیوتاؤں کی نسبت اندر سب سے زیادہ سوم پینے والا قرار دیا گیا یہاں تک کہ جابجا اندر سوم پا لقب سے پکارا گیا

۳: ۴۸: ۲ میں اندر سے کہا جاتا ہے جس دن تو پیدا ہوا تھا اُسی دن جب سوم پینے کی خواہش ہوئی تو تو نے پہاڑ کے پیدا شدہ سوم کا رس پیا تھا۔ کیونکہ تیری ماں جوان اوتی تیرے مشہور باپ کے گھر میں (دودھ پلانے سے) پہلے تجھ کو سوم پلایا تھا۔"

۳: ۴۸: ۳ میں اندر نے اپنی ماں پاس آکر کھانیکو مانگا اور اُس کی چھاتی میں چمک دار سوم رس دیکھا۔

اندر کی ماں ادتی تو دیوی تھی۔ اُس کی چھاتی میں دودھ کے بجائے سوم رس کا ہونا کچھ انوکھی بات نہیں لیکن ویدک رشیوں کی مائیں تو دیویاں نہ ہوں گی سو نوپیدہ بچوں کو اگر اندر کی طرح سوم پلایا جاتا تھا تو وہ اپنی چھاتیوں سے تو نہیں پلا سکتی تھیں لہذا سوم پینے کے برتن سے سوم لیکر انہیں چسانی ہونگی

۹: ۸۲: ۳ میں پرجنیا دیوتا کو سوم کا باپ کہا پرجنیا بارش کا دیوتا ہے۔ سو اس کا مطلب یہ ہے کہ بارش سے سوم کی بیل پیدا ہوتی اور بڑھتی ہے۔ ۹: ۱۱۳: ۳ میں پرجنیا کو سوم کا بڑھانیوالا کہا۔

۹: ۷۲: ۳ یہ سوم رس متواتر دودھ وغیرہ کیساتھ ملتا جاتا ہے یہ ایسی آواز کر رہا ہے۔ کہ سورج کی بیٹی منگنے خوش ہو رہی ہے۔" سورج کی بیٹی سوم کی معشوقہ تصوّر کی گئی۔ اسلئے وہ سوم کی آواز سے خوش ہو رہی ہے۔

۹: ۱۱۳: ۳ سوم پرجنیا سے بڑھا یا گیا۔ سورج کی بیٹی سوم کو سورگ سے لائی ہے۔ گندھروں نے اُس کو بڑی خاطر سے منظور کیا اور اس میں رس ڈالا۔" اس میں بھی سوم کیساتھ سورج کی بیٹی کا کچھ تعلق ظاہر ہوتا ہے۔

ایک قصہ ہے کہ سورج نے سوم کیساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن سارے دیوتے سورج کی بیٹی پر عاشق ہو گئے۔ تب دیوتاؤں نے آپس میں ایک نشان ٹھہرایا کہ جو دوڑ کے پہلے وہاں پہونچ جائیگا سورج کی بیٹی جیا اُسی کی ہوگی۔ اشون نام دیوتاؤں کے توام دوڑ میں آگے نکل اور سوریا کو اپنی رتھ پر لے چلدیئے۔ اس کا اشارا رگوید ۱: ۱۱۶: ۱۷ میں پایا جاتا ہے۔

باقی آئندہ

# لوط کا انتخاب

ٹھہرو ٹھہرو۔ پھر گوش ہوش سے سن لو۔ اپنی جان کے لئے بھاگو۔ اپنے پیچھے مت دیکھو۔ میدان میں کہیں مت ٹھہرو۔ لوط اپنی بیوی اور دو لڑکیوں کے ساتھ سدوم سے اس طرح نکلا جیسے خالی گھر سے فقیر مار مار کرتے بھاگے چلے جاتے تھے۔ سب سے آگے لوط تھا پیچھے پیچھے دو نو لڑکیاں تھیں اور سب سے پیچھے بیوی۔ میدان کی کوئی چیز لوط کی توجہ کو مبذول نہ کرتی تھی۔ آنکھیں ضغر کی طرف لگی تھیں۔ دل کی حالت کی پریشانی کہی نہجاتی تھی۔ اپنے انتخاب پر متاسف ہوتا اور ملامت سے جی میں کہتا احمق۔ ناحق کوتاہ اندیشی اور جوانی کے جذبہ میں چچا کی صحبت چھوڑی۔ لعنت ایسے ملعون انتخاب پر کیا ہی نامسعود تھی وہ ساعت جس میں میں سدوم میں آیا۔ وہ دنوں میں شمار نہ کی جائے۔ افسوس جو چچا کے یاں سے لایا تھا وہ بھی کام نہ آیا اپنے کمائے کا کیا کہوں۔ کاش میں چچا ہی کے پاس رہتا۔ خواہ مخواہ اُس کا نیک اور پُر محبت دل دکھایا۔ آج صرف جان لیکر نکلا فقط دو لڑکیاں اور بیوی بچی۔

ابرہام بھی رات بھر اپنے بستر پر بخت آرام کی نیند نہ سویا تھا کیونکہ گذری شام فرشتوں نے قبل ازیں کہ سدوم کو روانہ ہوں اُسے سدوم عمورہ اور یردن کی ترائی کے دوسرے شہروں کی بربادی کی خبر دی اور ابرہام نے اُن کی سفارش کی تھی لیکن افسوس اس سارے میدان کے شہروں میں دس نیک آدمی بھی نہ پائے گئے کہ اُس کی سفارش کارگر ہوتی اور اُن کی بربادی محاطل رہتی۔ ہاں۔ اگر صاف لفظوں میں کہا جائے تو اُس تمام قطعہ میں سوائے لوط کی واحد جان کے دوسرا کوئی نیک اور خدا پرست نہ تھا۔ (باقی آئندہ)



# سیالکوٹ کنونشن پر ریویو

(مرقومہ صلیب بردار)

ہم جو خداوند یسوع مسیح مُنجی عالمین کے پیرو ہیں ہمارا ایمان ہے کہ وہ اپنی کلیسیا کے ساتھ ہے اور جہان کی ہر ایک حرکت میں اُس کا ہاتھ ہے۔ یقیناً سیالکوٹ کی کنونشن اُس کے آلہی ارادے سے قائم ہوئی ہے خدا اُس کو قائم رکھیگا۔ اس کے وسیلے ہندوستان میں اُس کا جلال ظاہر ہوگا اگرچہ میں امسال آلہی ارادے کے مطابق کنونشن میں نہیں جا سکا لیکن خدا نے مجھے بیماری کے بستر پر کنونشن کی برکتیں عطا فرمائیں۔ اُس کے قدوس نام کا شکر ہو مجھے بڑی خواہش تھی کہ میں کنونشن کے حالات سنوں۔ مگر میں پنجاب سے باہر ایسی جگہ پڑا ہوں کہ جہاں نہ کوئی پنجاب سے آتا ہے نہ جاتا ہے لیکن خدا کا شکر کہ میری یہ بھی خواہش نور افشاں کے وسیلے بر آئی۔ بھائی چنن خاں صاحب نے جو کہ ایک سرگرم مسیحی واعظ اور کنونشن کے فدائی ہیں کنونشن کے حالات لکھ کر روح کو تازہ کر دیا۔ جزاک اللہ فی الدارین چنن۔

گذشتہ سال کسی روشن خیال نامہ نگار نور افشاں نے تحریر فرمایا تھا کہ مسیحی سیالکوٹ کو کنونشن کی وجہ سے مکہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ کنونشن کی سالانہ تقریب پر مسلمانوں کی طرح حج کی تیاری کرتے ہیں۔ بزرگ برادر نے تو یہ بات تمسخر سے لکھی۔ مگر خدا کا شکر ہو کہ یہ بات راست ثابت ہوتی جاتی ہے کہ سیالکوٹ مسیحیوں کا مکہ اور جائے حج ہے۔ اسلامی حج کی اوّل غرض یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک کے مسلمانوں کی اخوت ثابت ہو وہ ایک جگہ جمع ہو کر آپس میں بھائی سمجھیں یہی ایک جگہ ہے کہ جہاں اسلام کے تمام فرقے (باوجود آپس کی سخت مخالفت کے) ہم خیال پائے جاتے ہیں۔ حج کا اگر یہی مطلب ہے تو خدا کا شکر ہو کہ سیالکوٹ کنونشن نے ہم مختلف فرقوں کے مسیحیوں کو ایک نکتہ پر قائم کر کے حقیقی برادری کا درجہ دیدیا۔ ہم سیالکوٹ جا کر آپس میں حقیقی بھائی ہوتے ہیں۔ وہاں نہ یونانی نہ یہودی نہ بربری نہ سکوتی۔ وہاں سب کچھ مسیح ہے۔ ہاں سیالکوٹ کنونشن میں صرف یسوع ہے۔ یسوع کے نام کی جے۔ یسوع یسوع۔ یسوع تیرے نام کی فتح۔

کیا یہ چھوٹی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ اپنے اپنے چرچ میں عبادت کرے۔ دوسروں کی عبادت میں شریک ہونا (اگر گناہ کبیرہ نہیں۔ صغیرہ میں تو کلام ہی نہیں) خطا سمجھے کبھی آپ نے دیکھا کہ ہائی چرچ والا پریسبیٹرین چرچ میں یا بپتسمہ برادر کسی چرچ میں علیٰ ہذالقیاس عبادت کے واسطے جاتا ہو اسلئے کہ چرچوں میں مسیحیت (مذہب) ہے مگر سیالکوٹ کنونشن میں تمام فرقوں کے مسیحی جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ وہاں مذہب نہیں وہاں صرف یسوع ہے۔ یسوع وہاں تخت نشین ہوتا ہے۔ سورج کے سامنے تمام مصنوعی روشنیاں ماند ہوتی ہیں۔ وہاں کر کے شب تاب کے سے فرقے آفتاب صداقت کے سامنے معدوم ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر سیالکوٹ کنونشن سے اور کوئی بھی روحانی فائدہ نہ ہو۔ تو بھی یہ ایک حقیقی فائدہ ہے جس کو کوئی فرقہ قائم نہیں کر سکتا۔ یہ یونینی۔ یہ اتحاد یہ برادری صرف یسوع سے قائم ہو سکتی ہے۔ مذہب اس کو قائم نہیں کر سکتا یہی حقیقت آخر کو ایسی غالب آوے گی کہ ہندوستان خداوند یسوع کے واسطے فتح ہوگا۔ کیونکہ مسیحی کلیسیا کے پاس یہی اتحاد کا میگزین ہے جس سے مخالفت کے قلعے نیست ہوتے ہیں۔ خداوند نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اس سے لوگ جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔ اس گُر کو مذہب والوں نے ترک کر دیا ہے۔ میری میری میں پڑ گئے۔ محبت یگانگت کو چھوڑ دیا۔ مسیحی شاعر نے سچ کہا ہے۔

کہلانا اُن کا پر و میسے فضول ہے

اُلفت مسیحیوں میں اگر باہمی نہیں۔

امسال کنونشن کے بعد میرے پاس بعض احباب



کے خطوط آئے جو کنونشن میں موجود تھے ہر ایک نے اپنے اپنے خیال کے مطابق رائے دی۔ ایک بھائی نے لکھا کہ میں کنونشن کے آخری دنوں میں سیالکوٹ گیا بہت لوگ واپس چلے گئے تھے۔ عارضی جوش کا دس دن تک قائم رہنا مشکل ہے۔ میرے بھائی کو معلوم ہو کہ جس جوش کو وہ عارضی سمجھتے ہیں کسی دن یہی ایسا مستقل جوش ہوگا کہ ندی نالوں کی طرح بہ نکلیگا۔ پھر کسی طرح مذہب اُس کو کم نہ کر سکیگا۔ یہاں حقیقی عشق کا جوش ہے۔ مذہب کا عارضی اُویال نہیں۔ بڑھیگا کم نہ ہوگا۔

عجب راہیست راہِ عشق ہیہات
کہ چرخ ہفتمش ہفتم زمیں است۔

ایک دوسرے جوان نے لکھا کہ میں تین دن کنونشن میں رہا مجھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کسی تھیٹر میں ایکٹ ہوتے ہیں۔ میرے عزیز فرزند کو معلوم ہو کہ

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار۔
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

میرے عزیز یہ واقعی روحانی تھیٹر ہے۔ جس میں روح سے معمور ایکٹر اس قدس الاقدس کے پلیٹ فارم پر ایکٹ کرتے ہیں۔ روح القدس اُن کا ہادی ہوتا ہے وہ روح کے بلوائے بولتے ہیں۔ یہاں مذہب کے وعظ نہیں ہوتے یہاں فرقہ بندی کے لکچر نہیں دیئے جاتے۔ ذرا سوچ کر رائے قائم کرو۔ یہاں ابدی عشق کا تھیٹر قائم ہوتا ہے۔ مستانے اور دیوانے ہی اُس کا لطف اُٹھاتے ہیں یسوع کے قدموں میں آؤ اور سمجھو کہ

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند
نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند۔
نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست
کلاہ داری و آئین سروری داند

---

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجا
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

ہزاروں غرق ہوئے بحرِ معرفت میں یہاں
کہ در محیط نہ ہر کس شناوری داند۔

بھائی چمن خاں نے جس کرنل صاحب کا ذکر کیا ہے کیا یہ چھوٹی بات ہے۔ اگر اس کنونشن میں ایک آدمی کی بھی جان بچ گئی۔ تو معاملہ ہوا۔ کیونکہ ایک آدمی کی جان کی قیمت خدا کے بیٹے کا خون ہے۔ اگر اس عشق کے تھیٹر میں ایک جان بھی روح القدس کے جلوہ سے گھائل ہو گئی۔ تو فتح ہے یسوع کی فتح ہے یسوع تیری فتح۔ اسم اعظم یسوع جو آسمانیوں اور زمینیوں کا معبود ہے۔ وہ اپنا کام آپ کرتا ہے ہمارے طریقوں اور رسموں سے کچھ نہیں بنتا۔ اسم اعظم ہی کی برکت سے سب کچھ ہوتا ہے۔

اسم اعظم بکند کار خود اے دل خوش باش
کہ بہ تلبیس و حیل دیو مسلماں نشود

اسی قدوس نام کی برکت سے ہماری فتح ہے۔ کنونشن میں بھی قدوس نام معبود۔ مسجود و محمود ہوتا ہے۔

خدا کا شکر ہو اس کنونشن کے واسطے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کنونشن روح القدس کا کام ہے جس کے منتظم انسان ہیں۔ جو خطا و نسیان سے معمور ہیں۔ اگر اس میں غلطیاں اور نقص ہیں تو خداوند آپ اُن کو دور کریگا۔ صرف ایک بات کی ضرورت ہے وہ خاکساری ہے جیوں جیوں ہم اپنے آپ کو ناچیز اور ہیچ سمجھیں گے تیوں تیوں یسوع کو جلال ملیگا۔

راقم الحروف کنونشن سے محروم شدہ حسرت کی نگاہوں سے سیالکوٹ کی طرف دیکھتا رہا۔ یادِ محبوب کا خیال لگا رہا۔ شکر ہو اس کے قدوس نام کا کہ مجھے اُس نے کنونشن کی برکتوں سے محروم نہیں رکھا۔ کیونکہ اگر میں جسم سے دور تھا مگر روح میں ساتھ تھا۔ کیونکہ ایک ہی روح سب جگہ کام کرتا تھا۔

گر آدمم بکوئے تو چنداں غریب نیست
چوں من دریں دیار ہزاراں غریب ہست۔

ہر چند دورم از تو کہ دور از تو کس مباد
لیکن اُمید وصل تو ام عنقریب ہست

در عشق خانقاہ و خرابات شرط نیست
ہر جا کہ ہست پر تو روئے حبیب ہست
آنجا کہ کار صومعہ را جلوہ میدہد
ناقوس دیر و راہب و نام صلیب ہست۔

راقم

چو گل بنیش ما خاک آستاں شماست
کجا روئیم بفرما ازیں جناب کجا۔

---

# برٹش اینڈ فارین
## بائبل سوسائٹی

(از نینی تال گزٹ اور لیک نیوز مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

برٹش اور فارین بائبل سوسائٹی کا سالیانہ اجلاس بمقام نینی تال میں بروز جمعرات میسنک ہال میں فراہم ہوا اور آنریبل مسٹر جارج ای۔ ناکس صاحب صدر نشین تھے جو سالوں سے شمالی ہند میں بائبل کے کام میں بڑا حصہ لے رہے ہیں اور سوسائٹی کے وائس پریزیڈنٹ بھی ہیں۔

حمد و ستائش کے گیت گانے کے بعد لکھنؤ کے آرچ ڈیکن صاحب پادری ایف۔ جے کلارک صاحب نے پاک کلام پڑھا اور دعا کی اُس کے بعد جناب پادری ٹی۔ ایس وائیکوب صاحب نے جو نارتھ انڈیا اگزلری کے سکرٹری ہیں سال کی رپورٹ پڑھکر سنائی اور انہوں نے فرمایا کہ جب زار روس نے مقام ماسکو میں تاجپوشی کا جشن کیا اس کے اراکین میں جو اس موقعہ پر رونق افروز تھے ۱۲۰ اقوام اور فرقوں کے ایلچی تھے جو اس کی سلطنت کے مختلف مقامات سے آئے تھے

صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ ممکن ہوتا کہ برٹش اور فارین ہوم کی تمام دنیا میں سے ہر قوم میں سے اپنے ریپریزینٹیٹیوز اکٹھے کر سکتی جن کو وہ خدا کا کلام پیش کر چکی ہے ان کی اپنی اپنی زبانوں میں جنکو وہ بولتے ہیں تو اس حساب سے ہر ایک حصۂ دنیا اپنے اپنے ڈیلیگیٹس اس طرح سے بھیجتا۔ ۵۰۰ یورپ سے ۱۰۴ ایشیا سے ۱۰۰ افریقہ سے ۳۲ شمالی و جنوبی امریکہ سے ۲۶ اوشنیا سے۔ کل میزان جن کی ۴۱۸ ہوتی جو ہر ایک اپنی زبان میں بائبل کا نسخہ موجود رکھتے ہیں اور یہ کتنا بڑا مجمع ہوتا ۱۸۰۴ء سے اب تک اس سوسائٹی کی شایع شدہ بائبلوں کی پوری تعداد ۲۱۵۰۰۰۰۰ ہے جن کی سالیانہ اشاعت ۶ لاکھ جلد ہے۔ ہند کی سلطنت میں جس میں برہما اور لنکا کو بھی شمار کرلو اس سوسائٹی کے متعلق آٹھ انجمنیں ہیں جو اس بڑے کام میں مصروف رہتی ہیں کہ ترجمہ کریں اور اس کو ایک سو زبانوں میں شایع کریں اور وہ ہر سال ۵۰۰۰۰۰ جلدیں شایع کرتی ہیں۔

۱۹۰۶ء میں نارتھ انڈیا اگزلیری نے جس کا دفتر الہ آباد میں ہے ۲۰ زبانوں میں ۱۵۲۰۰۰ جلدیں شایع کیں اور گزرے سال سے ۱۰۰۰۰ جلدیں زیادہ شایع کیں ۱۲۲۰۰۰ جلدیں سٹاک میں جمع کی گئیں جن میں سے ۹۰۰۰۰ اگزلیری میں شایع ہوئیں اور سوم سوسائٹی انگلینڈ سے آئیں لیکن یہ کل تعداد ۳۰۰۰۰ جلدوں کی کمی میں رہی جس کی وجہ یہ ہوئی کہ سال حال میں دوسرے ضروری کاموں اور کتابوں کے شایع کرنے کی مانگ زیادہ رہی۔ اگزلیری سے ۶۰۰۰۰ جلدیں اس سال کے شروع سے شایع ہوئیں ۲۵۰۰۰ زیر چھپائی ہیں اور امید ہے کہ ۲۰۰۰۰ اور زیادہ سال کے اخیر تک چھپ سکیں گی۔ ان تمامی نئی کتابوں کی چھپائی وغیرہ کا جو خرچ قریب ۱۵۰۰۰ روپیہ کے ہوگا وہ اس طرح سے وصول ہو سکیگا کہ نصف تو کتابوں کی بکری سے وصول ہو جاویگا۔ اور امید ہے کہ نصف ہندوستان میں دوستوں سے وصول ہو جاویگا مگر دیگر خرچ اخراجات مد مشاہرہ ملازمان اور الکتب فروشوں کے خرچ کے اور ساتھ ہی اتنی ہی تعداد بائبل ویمن (عورتوں) کی تنخواہوں وغیرہ کے لوکل سورس سے آنی چاہئے اور اس کے علاوہ ہوم کی بائبل سوسائٹی کی گرانٹ کی ضرورت ہے۔

نارتھ انڈیا اگزلیری کے دلچسپ بیانات میں سے حال کے بائبل کے دوروں کے متعلق جو ملک تبت میں لیہ پاس میں کئے گئے جس میں ایک دیسی پادری اور ایک کتب فروش تھے نہایت عجیب ہیں۔ انہوں نے وہاں کے بہت سے معبد خانوں کو دیکھا اور تیرتھ گاہوں کا ملاحظہ کیا اور انجیل مقدس اور پاک کلام کے بہت سے نسخے ایسی جگہوں میں جو بہت مشہور تھیں رکھے اور تبتی اور نیپالی زبانوں میں پاک نوشتوں کو تقسیم کیا اور بیچا جو تبت اور نیپال کے لوگوں نے بڑی خوشی سے خریدیں۔ یہ وہ علاقہ ہے جو پہلے مشنری کام کے لئے بالکل بند تھا۔ پر اب خدا نے اس کو بالکل کھول دیا ہے۔

اور سوسائٹی اُمید کرتی ہے کہ چند روز میں گڑھوالی زبان میں متی کی انجیل کا ترجمہ کیا جاویگا جو ٹہری سٹیٹ کی زبان ہے جس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اس کے متعلق یہ بیان بھی کم تسلی بخش نہیں ہے کہ اس ریاست کے ایک معزز ہندو پنڈت نے اس کے ترجمے میں مدد دینے کا ارادہ کیا ہے اس بنا پر کہ یہ کتاب ان کی زبان میں ایک ورنیکلر لٹریچر ہو کے ایک کتاب ہو جاوے۔

سیکرٹری کی رپورٹ کے پڑھے جانے کے بعد پادری پی۔ ایس ہنٹ صاحب نے جو نینی تال کی ہیمو وسٹ ایپسکوپل کلیسیا کے پاسبان ہیں فرمایا کہ بائبل سوسائٹی سب مشنوں کی شمولیت میں عمدہ طور سے انجام پاتا ہے اس کے جنرل بورڈ مشاف میں جو مختلف مشنوں کے اشخاص شامل ہیں۔ خاصکر ترجمہ کی نسبت اس میں یہ خوبی ہے کہ اس سے ایک نہایت صحیح ترجمہ بڑی خبرداری سے کیا جاتا ہے۔ جو ایک ضروری امر ہے کیونکہ دنیا میں یہ ہی ایک قیمتی کتاب ہے یہ وہ کتاب ہے جس کے وسیلے سے خدا انسان کے ساتھ کلام کرتا ہے اور نجات کا مژدہ جو ابدی زندگی کا پیغام ہے نہایت شیریں کلام میں سناتا ہے بائبل سوسائٹی تمام مسیحیوں یعنے مردوں عورتوں اور لڑکوں کی یکساں مرغوب ہے جو دل و جان سے اپنی مالی امداد اور دعاؤں کے وسیلے سے ترقی دے سکتے ہیں ہر ایک کو اس میں زیادہ حصہ لینا ضروری اور مناسب ہے۔

نہٹلیکشفر کی مس ہیرڈ صاحبہ نے مشنری ہوزمسٹ آف چرچ سے ہندوستانی متلاشیوں کی زندگیوں میں بائبل کی تاثیر کا عجیب طور سے اثر کا بیان کیا جو دوروں کے ذریعہ کام کرتے ہوئے وسط ہند میں ان کو تجربہ ہوا جس میں اُس کی مشن کے نوجوانوں نے دورہ کرتے وقت مشاہدہ کیا جہاں مشکل سے کسی اور مشن کے کارندے بھیجے ہیں۔

اس میٹنگ کے بند ہونے سے پیشتر چیرمین صاحب نے اپنے دیر کے تجربے اور مشاہدے سے بیان فرمایا کہ انگریزی اور اردو زبانوں میں بائبل کی اشاعت ہندوستان کے لئے از حد مفید ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے اس تبدیلی کا بیان کیا جو ہندوستانی خیالات میں بائبل کی تعلیمات کے متعلق ہوئی ہے کہ وہ لوگ بائبل کے فقروں اور جملوں کو اپنی پبلک اور پرائیویٹ زندگی میں استعمال کرتے ہیں خاصکر خداوند یسوع مسیح کی تعلیمات کے عمدہ مضمون کو اقتباس کرتے ہیں۔ اس سوسائٹی کا کام سو برس سے اس ملک میں ہو رہا ہے اور ہند کے لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ اور نہ صرف بائبل اس ملک کے آدمیوں کے پاس پہونچتی ہے بلکہ عورتوں تک بھی پہونچتی ہے اور لڑکوں کی تعلیم میں بھی استعمال آتی ہے اور خدا سے اُمید ہے کہ یہ ہر پہلو میں خدا کے جلال کا کام اسی طرح کرتی رہے گی جس سے لوگوں کی نجات ہوگی۔

# ملک کنعان کی سیر

زمانہ حال میں بھی اگرچہ اس کی وہ شان نہیں۔ جو کہ حضرت داؤد اور سلیمان کے وقت میں تھی۔ بلکہ ابتر سے ابتر ممالک سے بھی اُس کی بدتر حالت ہے۔ مگر عزت اُس کی وہی ہے ہزارہا مسیحی اور یہودی اور مسلمان ہر سال اس کی زیارت اور حج کو جاتے ہیں۔ روسی بھی تو اُس ملک میں مرنا میں اپنی نجات اور ثواب سمجھتے ہیں۔ یہودی پرانی ہیکل کی دیوار سے شبانہ روز سر ٹکراتے اور زاری کرتے ہیں۔ کہ خداوند یہوواہ رحم فرما کر یہ ارض مقدس پھر ان کے نصیب کرے زبور نویس کہتا ہے کہ اے یروشلم اگر میں تجھ کو بھولوں تو میرا داہنا ہاتھ اپنی کاریگری کو بھولے۔ یروشلم دینداروں کی زندگی کی اعلیٰ خوشی رہی ہے۔ اب تک بھی اُس کی عزت وہی ہے وہ بزرگ بادشاہ کا شہر کہلاتا ہے۔ مدت تک یروشلم ارض مقدس کا دارالسلطنت رہا ہے یروشلم آسمان کے شہر کی مثل ہے حضرت یوحنا فقیہ اپنی مشاہدات کی کتاب میں فرماتے ہیں کہ میں نے نئے یروشلم کو آراستہ دلہن کی مانند آسمان سے اُترتے دیکھا۔ رب الافواج نے اس ارض مقدس کو آسمانی عزت بخشی ہے مگر اُمت کی بدکاری کے سبب اُس کو رد کر دیا اور غیر اقوام کے پاؤں تلے روندنے کو چھوڑ دیا وہ کونسا مسیحی ہوگا جس کے دل میں ارض مقدس کی عزت نہیں۔ اور جس کو اُن پاک جگہوں کے دیکھنے کی خواہش نہ ہوگی۔ جہاں ہمارے خداوند کے قدم پڑے۔ اے میرے خدا اپنی اُمت کو بحال کر۔ یروشلم کو آزاد کر۔ باقی آئندہ

---

نمائش گاہ لاہور میں ایک ہوائی جہاز بھی ہوگا اس سے اُڑا کر لوگوں کو اُس کا تجربہ کرایا جاویگا۔

# خط و کتابت

## نقل جواب ایک خط وحشت نمط

برادرم عزیز القدر غلام حبیب خاں سلمہ الرحمٰن

بعد سلام اور دعائے عمر درازی واضح ہو کہ تمہارے اس خط سے جو بہت دنوں کے بعد مجھے ملا ہے میرے دل کو سخت چوٹ لگی ہے۔ درحقیقت یہ بڑا ہی حادثہ ہے کہ ہمارے گھرانے کے لوگ ایسے ہو گئے کہ ایک ہی دن میں پانچ لاشیں ہمارے عزیزوں کی خاک میں ملائی گئیں۔ ہائے کیسا جانکاہ ماتم اور وحشت افزا نظارہ ہوگا اگرچہ آجکل دنیا کے انقلاب عجب طرح سے صبح خراشی کر رہے ہیں تو بھی ہمارے لئے یہ صدمہ اور ہی طرح کی جانکاہی لایا ہے۔ عزیز من آفرین ہے کہ تم نے فرزند احمد امیر خاں اور پیاری ہمشیرہ صاحبہ اور میری نواسی وغیرہ اپنے لخت جگروں کو اس موذی وبا ہیضہ سے ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک معدوم دیکھا میں نے یہ سنا اور کان جھنا گئے اور حواس باختہ ہو گئے اور دو دن تک عجب حالت طاری رہی میں نہیں جانتا کہ کن الفاظ سے اپنے اس درد کا بیان لکھوں اس کے سوا اخویم غلام سرور خاں کے عدم پتہ کی کیفیت اس غم پر غم افزا کرتی ہے۔ آپ نے حسب عادت اہل اسلام یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالٰے آمدن بخیر کرے یہ اچھا کیا اور میں ایوب کی مانند یہ کہونگا کہ خداوند نے دیا اور خداوند نے لیا خداوند کا نام مبارک ہو مہربانی کر کے خانگی حالات سے تازہ بتازہ خبر دیا کریں میری ساس کی بیماری کا کیا حال ہے۔ اور باقی مردمان ایکداد و کھاگی و اہل خانہ نیم والے کیسے ہیں۔ برخوردار غازیخاں و ثمرا کی خیر و عافیت لکھیں۔ کوئی اور بھی بچہ ہوا ہے یا نہ مجھے خدا نے ایک فرزند جو اس وقت سوا دو برس کا اور لڑکی ۸ ماہ کی ہے بخشے ہیں اچھا ہوا کہ آپ نے اراضیات کے جھگڑوں کے مخمصے سے خلاصی پائی ہے نصیر محمد خاں کو میری طرف سے ماتم پرسی کرنا اور دوست محمد خاں کا حال بھی لکھنا۔

بائی جو آپ نے ڈیرہ غازیخاں میں میری طبیعگی کی شہرت کی بابت لکھا ہے کہ تمامی متعلقاں و سسرداراں کا منشا ہے کہ اگر میر حاکم خاں جس طرح سے راضی ہو تو ہم ہر طرح سے حاضر ہیں۔ خاص عیسائی مذہب میں وفاداری نہیں رہی بہت لوگ جو عیسائی مذہب قبول کرنے پر تھے وہ تمہاری حالت دیکھ کر برطرف ہو گئے ہیں۔ (باقی آئندہ)

---

# شعر و سخن

## تین قسم کے دوست

زبانی دوست دنیا میں ہزاروں آپ پائینگے
جو میٹھی میٹھی باتیں آپ کو کہکر لبھائیں گے
وہ کس خوبی سے کرتے ہیں ادا لفظی محبت کو
پسینہ آپ کا ٹپکے لہو اپنا بہائیں گے۔
تجربہ اس کا شاہد ہے یہ سب منہ دیکھی باتیں ہیں
گلے لگ کر دکھانے کو ہزار آنسو بہائیں گے۔
بے ناتی دوستوں سے بھی نہیں دنیا کہیں خالی
بے جس طور سے وہ آپ کی دولت اُڑائینگے۔
کسی کا قول صادق اس جگہ منقول کرتے ہیں
رکابی ہیں جو جبتک ہاتھ تب تک پاس آئینگے
رہو بچ کس عزیز و تم ریاکاروں کی الفت سے
وے چکنی چپڑی باتیں بہت سی تم کو سنائینگے
مگر دنیا میں جانی دوست ملنا بہت مشکل ہو
سمجھ نقطہ یہ گہرا ہے کیا وہ دل لٹائیں گے
وے اک یار صادق ہو کہ جس کا نام یسوع ہے
تو کرے دوستی اُس سے تری بگڑی بنائینگے۔
جو بلا غرض سے نادان گل کرتا محبت ہے
بجز عیسیٰ جہنم سے اُسے کیا وے بچائینگے۔

خادم ایم سی ۔ نیوٹن گل ۔ دہرہ دون۔

# انتخاب الاخبارات

## نیوگ کی کرامت

ہمعصر اہلحدیث رقمطراز ہے کہ ہمارے ایک معزز دوست ضلع باندہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ باندہ میں عید کے روز عیدگاہ میں پورن لعل آریہ ساکن ریاست پنّا مشرف باسلام ہوا۔ وجہ قبول اسلام کرتے وقت بیچارہ فرمانے اور رونے لگا۔ اور یہ بیان کیا کہ میں محکمہ پروے میں ملازم تھا مجھکو آریہ مذہب سمایا میں اپنی ذات سے آریہ ہوگیا پر میری وجہ سے اور بھی میری برادری اور گھر کے لوگ آریہ ہوگئے۔ میں نوکری پر تھا اور تین سال سے واپس نہ آیا یہاں یار لوگوں کو مزا سوجھا میری عورت ہندی پڑھی ہوئی تھی۔ اس کو ستیارتھ پرکاش دکھاکر نیوگ پر آمادہ کرلیا اور خوب نیوگ کیا جب میں واپس آیا تو عورت کو حاملہ پایا مجھکو سخت برا معلوم ہوا۔ دریافت حال پر عورت نے کہا کہ میں راضی نہ ہوتی تھی مجھ کو سوامی جی کی لکھی ہوئی ستیارتھ پرکاش دکھلائی تب میں راضی ہوئی۔ اس پر میں نے عورت کو نکالدیا۔ عورت نے سماج میں درخواست کی۔ سماج نے مجھے کہا کہ جب تم آریہ ہو تو کچھ ہرج نہیں۔ لیکن میری عزت نے قبول نہ کیا۔ اس پر آریوں نے جو عورت کے رشتہ دار بھی تھے عورت کو اور نیوگی کو برادری میں ملالیا۔ مجھکو بہت ناگوار ہوا اور اس نیوگ کی وجہ سے دل میں آریہ مذہب سے بیزاری اور نفرت پیدا ہوئی۔ رخصت فسق کراکر نوکری پر واپس جاتا تھا کہ یہاں سٹیشن باندہ پر اپنے قدیمی مہربان مسلمان دوست سے ملاقات ہوئی جو حالات سنکر مجھ کو یہاں لے آئے اور اب میں نہایت خوشی اور شوق سے مشرف باسلام ہوا۔ غالباً ختنہ بھی ہوگیا ہوگا۔

احمد اللہ از بیرودی

## آریہ سے ہندو بنگئے

اس عنوان سے ہمعصر ابرکاش لاہور لکھتا ہے "کہ آریہ سے ہندو بنگئے۔ یہ ٹیکل لہر کتنی زبردست ہے ہم جانتے ہیں کہ ہمارا قومی نام ہندو نہیں بلکہ آریہ ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ نام ہم کو ہمارے مسلمان فاتحوں نے حقارت سے دیا تھا تاہم ہندو لوگ کیا آریہ لوگ بھی اس نام کو اختیار کرتے جاتے ہیں۔ چند سال پہلے اگر کوئی شخص کسی آریہ کو لفظ ہندو سے مخاطب کرتا تھا تو وہ اُس کو گالی سمجھتا تھا۔ لیکن آج یہ حالت ہو رہی ہے کہ معزز آریہ لوگ ہندو کانفرنس کے ڈیلیگیٹ بنکر آرہے ہیں کسی کو خیال نہیں آتا کہ ہم ہمیشہ کے لئے اپنے لئے ایک قومی حقارت کا نام تجویز کر رہے ہیں۔ کیونکہ جب تک لفظ ہندو صفحہ ہستی پر موجود ہے تب تک یہ خیال دور نہیں ہوسکتا کہ مسلمانوں نے آریوں پر حکومت کی ہیں اگر آئندہ آنیوالی نسلوں کے سامنے یہ خیال تازہ رکھنا چاہتے ہو کہ تم کسی وقت اپنے مسلمان ہموطنوں کے غلام تھے تو بڑی خوشی سے اس نام کو رکھو ورنہ اس نام کو چھوڑکر اپنا اصلی نام آریہ اختیار کرو۔ آریہ ہمارا مذہبی نہیں۔ بلکہ قومی نام ہے۔ جیسے انگلستان کے رہنے والوں کا قومی نام انگریز ہے ویسے ہمارا آریہ ہے زیادہ حیرانی ہمیں اس بات کی ہے کہ اس کانفرنس میں اسقدر آریہ سماجی شریک ہیں اور ہونگے۔ لیکن اُن میں سے کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ اس پر ابتک سبھا کے موجودہ نام کے خلاف پروٹسٹ کرکے اس کے لئے کوئی ایسا نام تجویز کیا جاوے کہ جس سے قومی توہین مقصود نہ ہو" ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء اس پر ہمعصر اہلحدیث ذیل کی عبارت لکھتا ہے۔ کہ کیا ہی خبط ہے اول تو یہ بھی غلط کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کا نام ہندو رکھا ہے لطف یہ ہے کہ جس کا نام رکھنا ہے وہ تو اس کے قائل نہیں پر کل کے نوجوان شہادت دیتے ہیں۔ وہی مثال ہے ۔ مدعی سست گواہ چست۔ مزید لطف یہ ہے کہ آپ اس طرق سے مسلمانوں کی حکومت کے نشان مٹانا چاہتے ہو تو کیوں دہلی۔ لاہور کی جامع مسجدوں کو گرا دیتے۔ اس کام میں اگر بہت یا روپیہ کی ضرورت ہے تو بنارس کے مندروں سے نشانہائے اسلام کے حرمان پر ڈھادیں جن میں اُن مندروں کو مسافر نوازی کے لئے معافیت درج ہیں۔ جو آجتک پوجاریوں کے پاس ہیں۔ آریہ مترو نمک حلالی اسی کا نام ہے۔"

اس کے متعلق ہمعصر ہندوستان لکھتا ہے کہ بعض اصحاب ایسے ہیں جو ہندو لفظ پر اعتراض کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ حقارت کا لفظ ہے اور مسلمان حاکموں نے حقارت کے طور پر ہمارے بزرگوں کو اس لفظ سے موسوم کیا تھا۔ اول تو مجھے یہ ماننے سے انکار ہے کہ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندو کا لفظ یہاں موجود نہ تھا یا استعمال میں نہ آتا تھا لیکن جبکہ یہ لفظ صدیوں سے رائج ہے اسے کروڑہا آدمیوں نے قبول کرلیا ہے اس کے معنے بھی وہ نہیں رہے جو زمانہ آغاز میں اُس کے ساتھ منسوب کئے جاتے تھے جبکہ یہ تمام امور ہیں تو کیا ہم اس لفظ کو چھوڑدیں؟

## قماربازوں کی گرفتاری

لکھنؤ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بعد ڈپٹی صاحب ایک بڑے بھاری قمارخانہ کو دھر پکڑا ہے کہتے ہیں کہ یہاں چالیس سال سے مسلسل قماربازی کا سلسلہ جاری تھا۔ اور یہاں کے حضرت ایسے ہوشیار تھے کہ قابو نہیں آتے تھے۔ کوتوال صاحب اور سب انسپکٹر ہری پرشاد صاحب نے مخبروں سے پتہ لگا کر اس خوبی سے چھاپہ مارا کہ قماربازوں کو سر سے جا پکڑا تو بھی کہتے ہیں کہ ہیرا لال نام سرغنہ جواریں عین موقعہ پر بھاگ گیا وہ ہاتھ نہیں آسکا اور ایک متمول مہاجن مسمی جگناتھ معہ ایک درجن دیگر حضرات کے کہ سب کے سب آسودہ حال تھے

جاتے ہیں۔ جو اکھیلتے ہوئے گرفتار کئے گئے وہ سب تا فیصلہ مقدمہ ضمانت پر چھوڑے گئے ہیں۔

## دن دھوڑے خون

۳ اکتوبر کی شام کو گرانٹ روڈ بمبئی میں بالمقابل نندس ہوٹل ایک مسلمان نادر سلطان نے حاجی سلطان کو نسو شستری کے دو مونث بچیوں کو ہلاک کرڈالا جبکہ بچیوں کی خادمہ (آیا) انہیں بازار میں لئے پھرتی تھی۔ قاتل نے اوّل آٹھ سالہ لڑکی کو قتل کیا۔ اور بعد ازاں ڈیڑھ دو سالہ لڑکی کو ہاتھ گاڑی سے اُٹھا کر قتل کرنا چاہتا تھا کہ ہوٹل سے ایک پارسی نکلا۔ اُس نے لٹھ کے زور سے قاتل کے ہوش بجلا دیئے۔ اتنے میں پولیس نے قاتل کو گرفتار کرلیا۔ مگر قاتل نے اسی دم چھری کا وار اپنے پیٹ میں کیا۔ انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ ہسپتال میں لے جانے تک قاتل اور آٹھ سالہ لڑکی ٹھنڈے ہوگئے۔ مگر شیر خوار بچہ اور آیا مرہم پٹی کرکے اپنے گھروں میں بھیجے گئے۔ حاجی سلطان سوشستری کیساتھ ہمدردی کیجاتی ہے۔ افسوس کہ قاتل خود بھی قتل ہوکر مرگیا۔ مقدمہ چلنا رُک گیا۔ ایسی آبادی کی جگہ میں دن دہاڑے قتل کا ہوجانا واقعی حیرت انگیز وقوعہ ہے۔

## جالندھر میں وکٹوریہ ہسپتال کی افتتاح

حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے سوموار گزشتہ کو جالندھر میں وکٹوریہ ہسپتال کے افتتاح کی رسم اپنے دست مبارک سے ادا فرمائی۔ اُن کی عمارت خوبصورت اور وسیع ہے۔ حضور ممدوح نے اس موقعہ پر ایک بہت عمدہ تقریر کی جس میں ہاسپٹل اسسٹنٹوں اور اسسٹنٹ سرجنوں کی تنخواہوں کے قلیل اور ناکافی ہونیکا ہمدردانہ اعتراف کیا اور اسباب پر افسوس ظاہر فرمایا۔ کہ یہاں کے لوگ ڈاکٹری پیشہ کی ایسی قدر نہیں کرتے۔ جیسے کہ قانونی پیشہ کی کرتے ہیں۔ حالانکہ ڈاکٹری پیشہ زیادہ تر مفید اور ضروری ہے حالانکہ قانونی پیشہ اس کے مقابلہ میں فالتو سمجھے جانے کے قابل ہے۔ بمبئی میں ہاسپٹل اسسٹنٹوں کا نام تبدیل کیا گیا ہے وہ میڈیکل اسسٹنٹ کہلائیں گے۔ اور اُمید ہے کہ یہاں بھی اُن کی اصلاح کیجائیگی۔ میڈیکل اسسٹنٹ کا نام زیادہ تر موزوں سمجھا جاتا ہے۔ حضور ممدوح نے اسی تقریر کے دوران میں یہاں کے متمول باشندوں کو صلاح دی کہ دوآبہ جنوبی ریل کی تعمیر کے سرمایہ فراہم پہونچا کر فائدہ اُٹھاویں

## خانہ بدوش قاتل

بہاولپور تھانہ موجگڑھ کی خبر ہے کہ ایک خانہ بدوش مسمی گوہر جو کہ سرقہ کے الزام میں ماخوذ تھا اور جرم سے اقبالی تھا مال مسروقہ کے بتانے کی غرض سے جو کہیں مدفون تھا ہمراہی پولیسمینوں کے رنگ پور کی طرف جارہا تھا۔ اس اثنا میں نہ معلوم اسے کہاں سے چھری ہاتھ لگی (جو شاید اس کے پاس پہلے سے ہو) اس نے غلام شتر سوار کے بھونک دی جس کی ضرب سے غلام محمد تو اسی دم راہی ملک عدم ہوا پر فضل علی نے اسی دم قاتل کی کلائی پکڑ کر چھری چھین لی۔ مقامی لوگوں نے قاتل کو اسی وقت رسیوں سے جکڑ کر قابو کرلیا۔ مقدمہ کا چالان ہوگیا ہے۔ اُمید واثق ہے کہ قاتل کو سزا ے عبرت بخش ہوگی۔

## آوارہ گردوں کی گرفتاری

اسٹیشن ہوڈل پر سرکاری ریلوے پولیس نے دو شخص گرفتار کئے ایک مرد ہے اور دوسری عورت یہ دونوں مشتبہ طور پر پلیٹ فارم پر منڈلاتے پھرتے تھے۔ جامہ تلاشی پر ان سے ایک تعداد پرامیسری نوٹوں کی برآمد ہوئی تحقیقات جاری ہے۔

## دھوکھا نہ چلا

کلکتہ میں چند سو مسلمان وارد ہیں جو حج کے عازم ہیں۔ وہ جیٹ پور کے ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ بخشی میاں نامے ایک حضرت بھی ان میں آملے۔ اُس نے برادرانہ دوستی کے پیرایہ میں اُن کو سمجھایا کہ روپیہ کا اپنے پاس رکھنا خطرناک ہے اور ایسی چکنی چپڑی باتیں کیں کہ پانچ حاجیوں نے اس کو اپنا تمام روپیہ دیدیا اور اس طرح اس کے پاس چالیس ساورین ہوگئے۔ اب وہ چاہتا تھا کہ موقعہ پاکر کھسک جاوے۔ اتنے میں خفیہ پولیس نے اس کو دھر پکڑا اور قلعی کھلگئی۔ اب وہ حوالات میں ہے اور اس کا چالان کیا گیا ہے۔

## عجیب چوری

لنڈن میں ایک جوہری کی دوکان میں عجیب چوری ہوئی اور مندرجہ ذیل قیمتی ۲۷ ہزار کا مال چرایا گیا مردانہ طلائی جیب گھڑیاں ۵۹ زنانہ طلائی گھڑیاں ۱۸۸ مردانہ نقرئی گھڑیاں ۲۲۷ زنانہ نقرئی گھڑیاں ۲۰۳ وغیرہ دوکان کے ایک طرف ایک ملازم جکڑا پڑا تھا جس کی مشکیں اس طرح کی گئی تھیں کہ وہ ہل نہیں سکتا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ لٹیروں نے اس شخص کو نڈھال کرکے ہزاروں روپیہ کے قیمتی مال پر ہاتھ صاف کیا ہے لیکن آخرکار خفیہ پولیس نے معلوم کیا کہ یہ تمام کارستانی اسی ملازم کی تھی اُسنے خود ہی مال چرا کر اپنے تئیں مشکوں سے جکڑوا لیا تھا چنانچہ ملزم خود اقراری ہے اور مال کا کچھ حصّہ اس کے پاس سے برآمد ہوا ہے اُسنے بتلادیا ہے کہ اتنی گھڑیاں فلاں لوگوں کے پاس فروخت کیں اور اتنی گھڑیاں توڑ پھوڑ کر گلا دیں۔ اس پر عجب سنسنی پیدا ہے اور حیران ہیں کہ مہذب ملک کے چور بھی کیسی نئی نئی حکمتیں نکالتے ہیں خفیہ پولیس کی کارگزاری خاص تعریف کے قابل ہے مقدمہ چل رہا ہے

# گلدستۂ اخبار

دہلی کے قلعہ میں آثار قدیمہ کا عجائب خانہ کھلگیا

۱۹۱۱ء کی مردم شماری کا کام جلدی آغاز ہوگا

پانیر لکھتا ہے ہندوستان میں ۱۶ کروڑ روپیہ سالانہ ریلوے کا خرچ منظور ہوا ہے۔

بنگال میں گزشتہ ہفتہ میں دو ڈکیتیاں اور ہوئیں ایک میں ڈاکو مسلح نوجوان کہے جاتے ہیں دو کانیں لوٹ زر نقد اور زیور لے گئے تو ۱۰ جوان پکڑے بھی گئے ہیں۔

معزز بنگالی ۲۸ اکتوبر کو میرپور سٹیشن مشرقی بنگال سٹیٹ ریلوے پر گرفتار ہوئے دوسری ڈکیتی فریدپور کے علاقہ میں پولیس انسپکٹر کے گھر پر ہوئی۔ ڈاکو پہچانے گئے مجرموں کی تلاش ہو رہی ہے۔

دولت پور کے چھ ڈاکو جوانوں میں جو گرفتار ہوئے تھے ایک کے پاس ۲ کارتوس اور یہ اقرار نامہ نکلا کہ وہ اپنی جماعت کا راز ظاہر نہ کرینگے اور بدعہدی کی سزا قتل ہوگی ان میں سے ۲ شخص سیشن سپرد ہونگے

مدراس میں سانپ کے کاٹے کا علاج گورنمنٹ نے جاری کیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک ہسپتال میں بہت سے لینسٹ مہیا کئے گئے ہیں علاج پوٹیسم پرمیگنیٹ سے کیا جاویگا

صوبہ بمبئی میں نمک کے محکمہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۰۹ء نمک کی آمدنی ۲۳۰۱۰۲۳۷۹ روپیہ ہوئی اور سال ۱۹۰۷ء ۱۹۰۸ء تک ۱۲۷۵۹۶۱۵ روپیہ ہوئی تھی۔

اسی صوبہ میں افیون کے محکمہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۸ء اور ۱۹۰۹ء میں آمدنی ۴۴۴۲۱۰۴۰ روپیہ ہوئی اور اس سے پیشتر سال کی آمدنی صرف ۴۰۴۴۵۴۴۹ ہوئی تھی۔

احمد نگر میں جسٹس ورنن صاحب نے بابا چند پریم چند کو ۵ سال کی سخت قید کا حکم دیا ہے اس کا جرم یہ تھا کہ وہ سرکاری کاغذات میں بیجا دخل اندازی کرتا تھا۔

شہر ٹانکیوں میں مسٹر فرانسز نے ۲۵۰ بحری ڈاکوؤں کو گرفتار کیا ہے جو ایک جنگل میں مقیم تھے ہسپانیوں میں سے ۱۹ جاں بحق ہوئے اور ۵۳ مجروح ہوئے۔

انڈین چرچ کونسل کا سالانہ جلسہ لکھنؤ میں منعقد ہوا جس میں کئی مفید تجاویز قائم کی گئیں اور چرچ میگزین نامے ایک رسالہ جاری کرنے کی تجویز منظور ہوئی جس کی قیمت کم رکھینگے۔

## لوکل

مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو جناب مسٹر سلیٹ صاحب بہادر سب جج نے شاہزادہ والاگوہر صاحب سے چارج لے لیا سنا جاتا ہے کہ صاحب بہادر بڑے عادل خلیق اور بیدار مغز حاکم ہیں۔

افسوس ہے کہ ہمارے مہربان ڈاکٹر اصغر علی صاحب اسسٹنٹ سول سرجن جہلم کو تبدیل ہوئے ہیں۔ اُن کی تبدیلی کا سخت رنج ہے۔ اُن کی جگہ میر ہدایت اللہ صاحب تشریف لائے ہیں۔

شیخ محبوب بخش صاحب تحصیلدار نے بھی خان بہادر محمد ظفر خاں صاحب کو چارج دیدیا اور آپ ریاست ممدوٹ ضلع فیروزپور کے اسسٹنٹ منیجر ہوکر ممدوٹ کو روانہ ہوئے

سنا جاتا ہے کہ ایچ ماکسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ کی جگہ جناب مسٹر ہمفری صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ہوکر آتے ہیں۔

## رسید زر

| | | | |
|---|---|---|---|
| پادری بی۔ ایس لوتھر | ۱۹۰۹ء | | ۱۳/ |
| پادری دیوی رام | " | | ۸/ع |
| " جے جیمین | | اشتہار | عہ |
| مسٹر پی برنا سنگھ | یکم اکتوبر ۱۹۱۰ء | | ۸/ع |
| مسٹر سی۔ اے نیوٹن | ۱۵ اگست ۱۹۱۰ء | | ۸/ع |
| ڈاکٹر این تھامس | اشتہار ۶ ماہ | | ۵/ عہ |
| مسٹر جارج ملٹن | " | | ۸/ہے |
| پادری ڈی۔ بسل | یکم اکتوبر ۱۹۱۰ء | | ۸/ع |
| پادری ای پی نیوٹن | اشتہار | | ۸/عہ |
| مس ایل ووڈ | ۳ ماہ | | /۱۰ |
| مس ایف۔ ایم شیرووڈ | اشتہار | | عہ |
| مس پریٹ | ۱۹۰۹ء | | ۸/ع |
| پادری آسا نند رائے | " | | ۸/ع |
| پادری ایف ایل۔ بلکسکی | " | | ع/ |
| متفرق ۳ کاپی | " | | ۸/ہے |
| پادری۔ ایم۔ ای ورگم | " | | ع/ |
| ڈاکٹر ڈی۔ این۔ پی۔ دتا | " | | ع/ |

## اطلاع

سینڈ کے ممبروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پریسبیٹرین کلیسیائے ہند کی سینڈ کا اجلاس بمقام لاہور پریسبیٹرین کلیسیا کے گرجہ گھر واقعہ نولکھا میں ۱۷ ماہ نومبر ۱۹۰۹ء کو منعقد ہوگا۔

سب کو جو اس میٹنگ میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چاہیے کہ وہ مہربانی سے اپنے نام نامی جناب پادری طالب الدین صاحب بی اے مقیم لاہور کو لکھکر بھیجیں تاکہ ضروری بندوبست رہائش وغیرہ کا کیا جاوے۔ اُن کا پتہ مشن کمپونڈ نولکھا ہے۔

المشتہر پادری ایف۔ بی ہیکسکی سینڈ کلرک پنجاب

## دستور العمل نور افشاں

| | |
|---|---|
| قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک | ۱/عہ |
| ہندوستان پنجاب " " | ۸/عہ |
| غیر ملک سے " " | ۵/ہے |

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

## کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی

بنائی ہوئی

### فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا چھبیس برسوں سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور ہر قسم کے علاج کرکے تھک گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ منگوا کر ضرور آزمائش کیجئے اس دوا میں جو فایدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کے کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کے چار پانچ خوراک پینے سے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اسکی خوراک کو شوق ہے اور تلی کو گلاتی ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲؎ محصولڈاک ۴ شیشی تک ۵ قیمت چھوٹی شیشی ۸؎ محصولڈاک ۴ شیشی تک ۵

### داد کا مجرب مرہم

ایک دفعہ کے لگانے سے کھجلی بھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۳ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵ اور اسبات دو ڈبیہ تک ۸ پوری فہرست دواخانہ کی مفت ملتی ہے ۔

المشتھر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۱۰ تاراچند اسٹریٹ کلکتہ

## پرسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۱ برس میں اس فنڈ نے ۴۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نے پیسہ چکیں (اردو انگریزی) میں چھنگ بابو ڈاکٹر بابو سی والٹر بے کلارک ایم۔ اے فورمن کالج لاہور کو لکھنے سے بہت جلد ملسکتے ہیں ۔

## تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جو کہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار و کھانسی کو جس کو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو بہار سے تجربوں میں ازحد فایدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپ نے انگریزی مکسچرس اور ٹنکچر اور ادویہ اسکاٹ املشن۔ پیرڈولیم املشن۔ ٹیرول کریاٹ سرپ۔ مالٹول پلز۔ لگک لائیاس پلز وغیرہ۔ اور یونانی ادویہ عرق عنبر۔ قرص کافور۔ رطب عنبر اور کشتہ ابرق و ہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فایدہ نہ اٹھایا ہو وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کرکے تجربہ فرمائی دیکھیں۔ خدا کے فضل سے فایدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوک لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

**ہیلتھ ریسٹور ر پوڈر۔** یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فایدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہیے ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تپ تلی۔ جلودھر۔ باؤگولہ بدہضمی۔ پیٹ میں ہوا کا بھرنا۔ کھٹی ڈکار۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و کمر و شکم۔ درد سر پرانہ۔ درد جگر۔ ہر قسم پرانے دست و پیچش۔ ہیضہ وغیرہ ۱۲۰ ادویہ کی ۱ شیشی قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

**ٹانک پلز** یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پُر تاثیر ادویہ سے تیار کیں ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۱ گولیونکی ڈبیہ ۲ عہ

**دوائی بواسیر** یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

پتہ کلا۔ این۔ متھا ایس (فیزیشن) پروپرائٹر یونانی میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

## شرح اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
| --- | --- | --- | --- |
| کالم کا آٹھواں حصہ | ۸؍ | ۱۲؍ | ے |
| چوتھائی کالم | ۱۲؍ | ے | صہ |
| نصف کالم | ے | صہ | عہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | صہ |
| پورا صفحہ | صہ | صہ | عہ |

ایک دفعہ کے شائع شدہ سطر یا جملہ کے لئے فی سطر ایک آنہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

## سی پی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

### پر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳۰۰ ماہواری صہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کشا کرو کوئیں کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے ماہیہ تک کرو کو فول عہ

مزید دریافت حال کے لئے پرنسپل صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

# ممیرے کا سرمہ

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑوال غبار پھولا ابیل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص وعام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۳ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آنکھ والا

مقام

بٹالہ ضلع گورداسپور

## ان سے بہتر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے

[illegible]

## ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہمارے ممیرے کے سرمہ کی سندات [illegible]